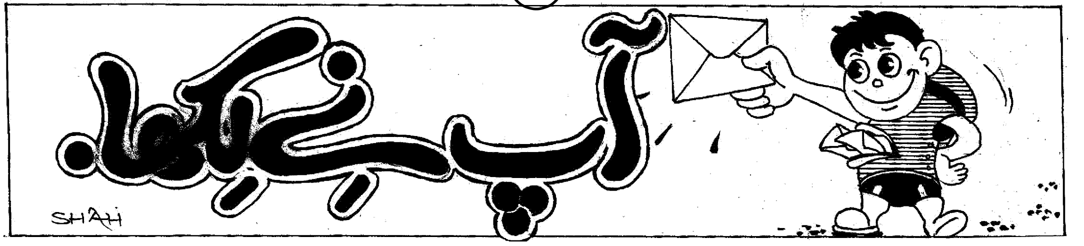

● 'امنگ' کا تازہ شمارہ اکتوبر موصول ہوا، شکریہ۔ ہر بار کی طرح 'امنگ' کا یہ شمارہ بھی آپ لوگوں نے بڑے سلیقے سے سجایا ہے۔ اس شمارے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کی شخصیت کو اچھی طرح اجاگر کر رہا ہے۔ ویسے تو ان کی شخصیت سے بچہ بچہ باخبر ہے، لیکن اتنے دلچسپ انداز میں پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ اس شمارے کے سبھی مضامین معلوماتی ہیں۔ باپو نے ہماری آزادی کے لیے بڑی جدو جہد کی ہے جسے بھلایا نہیں جاسکتا۔ آپ کا اداریہ بھی بہت پسند آیا اور اس قول نے بہت متاثر کیا ''وہ تبدیلی اپنے اندر لایئے، جو دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں۔'' مضامین میں ایم رحمٰن کا مضمون 'آزادی کی جنگ اور باپو' بہت اچھا مضمون ہے۔ سید واجد علی 'گاندھی جی کا خواب' سب سے زیادہ پسند آیا کیونکہ اس مضمون میں جو انھوں نے پوسٹنگ کا کردار ایک اچھے ڈھنگ اور ایگزامپل کے ساتھ پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اس کی وجہ سے مضمون اور زیادہ دلچسپ بن گیا۔ مہاتما گاندھی کا سپنا تھا کہ ہمارا بھارت صاف رہے اور ہمیشہ بیماریوں سے دور رہے، لیکن آج آلودگی یعنی پولیوشن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کچھ چار یا پانچ سال پہلے ہمارے بھارت کی شان اور سات عجوبوں میں سے ایک عجوبہ 'تاج محل' کے سفید ماربلس پیلے ہوگئے تھے۔ اس کی وجہ تھی وہاں کارخانوں کی زیادہ تعداد میں ہونا۔ پچھلے سال ہی دہلی میں اتنا پولیوشن بڑھ گیا تھا کہ وہاں لوگوں کا سانس لینا بھی مشکل ہو گیا تھا اور اس کی وجہ بھی آلودگی ہی تھی۔ آج ہم اپنے بڑھتے لالچ یعنی Greed کے لیے گندگی کر رہے ہیں۔ دن بدن کارخانوں سے دھواں نکلنا، ندیوں کے کنارے کپڑے دھونا، سموک، دھول، مٹی کا ہوا کے ساتھ ملنا بہت نقصان دہ ہے اور یہ سب Ozone depletion کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر شاہانہ خاں کا مضمون بھی خوب ہے۔ سر سید احمد خان پر بھی معلوماتی مضمون ہے اور 'امنگ' کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ سبھی افسانے، مضامین بہت سادہ زبان میں ہوتے ہیں نہیں تو زیادہ تر رسائل میں شاعر، ادیب اپنی دھاک جمانے کے لیے بہت بھاری بھرکم الفاظ استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہم جیسے طالب علموں کو سمجھنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ ویسے تو میں کھیل سے دلچسپی نہیں رکھتی، لیکن عبیر الٰہی کا مضمون بھی پڑھا جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کھیل ہمیں تر و تازہ کرتے ہیں اور ہماری صحت کے لیے بہت ضروری ہیں۔ میرا پسندیدہ کالم افسانہ ہوتا ہے اور سبھی افسانے اچھے لگے۔ تلخ حقیقت ایمن تنزیل کا افسانہ خوب ہے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی منظر مظفر پوری کا افسانہ لاجواب ہے اور یہ افسانہ ایک پیغام بھی دیتا ہے۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے اخبار میں ایک قول بھی پڑھا تھا: 'اگر آپ کسی کو دھوکا دو گے تو آپ سب سے پہلے اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہوں گے'۔ میری اردو کا کیا ثانی کا تو جواب ہی نہیں،

لیکن مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی 'ایک باتونی کچھوا' جو عبدالستار کا افسانہ ہے جب میں دوسری کلاس میں تھی جب ہی پڑھ چکی ہوں اور وہ بھی ہماری انگلش بک میں۔ اگر انھوں نے اس کا ترجمہ کیا ہے تو مصنف کا نام لکھ کر ترجمہ نگار کے طور پر اپنا نام لکھنا چاہئے تھا۔ نہیں تو یہ تو چوری مانی جانی چاہیے۔ اگر ایسا جائز ہے تو میں بھی ایسے ترجمے بھیج سکتی ہوں۔ اس پر مصنف اور آپ بھی غور کریں۔ شاعری میں ہم ہیں بچے اور نصیحت اچھی لگی۔

مرسلہ: استوتی اگروال، سرونج، مدھیہ پردیش

● 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' اکتوبر کا شمارہ سابقہ شماروں کی طرح نہایت خوبصورت اور دلچسپ ہے۔ تمام مشمولات کہانیاں، مضامین، نظمیں اور سبھی کالمس قابل تعریف ہیں۔ 'پہلی بات' میں آپ کی باتیں سیدھے دل کو چھو جاتی ہیں۔ ہر ماہ آپ کی باتیں دعوت فکر دیتی ہیں۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، حسین نگر کالونی، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ

● بچوں کا ماہنامہ اُمنگ میں ہر ماہ پابندی سے پڑھتا ہوں بلکہ میں اس کا بے صبری سے انتظار کرتا رہتا ہوں۔ ہمارے مدرسہ فیضانِ شاہ درگاہی، ککرالہ، بدایوں (یوپی) میں یہ رسالے ہر ماہ پابندی سے آتے ہیں۔ میں وہاں سے حاصل کر کے پہلی فرصت میں پورا پڑھ کر اپنی تشنگی بجھالیتا ہوں۔ ابھی ماہ اکتوبر ۲۰۱۸ء کا رسالہ میرے ہاتھ میں ہے اس کے مطالعہ سے بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں اور اردو سے دلچسپی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس شمارے میں مہاتما گاندھی کے بارے میں مضامین جیسے 'گاندھی جی کا خواب'، 'بابائے قوم مہاتما گاندھی'، 'بچوں کے باپو'، موہن داس کرم چند گاندھی' اور 'سرسید احمد خاں' جیسے معیاری مضامین پڑھ کر معلومات میں اضافے کے ساتھ دل بڑا مطمئن ہوا اور آخر میں ''اب ہنسنے کی باری ہے'' کے لطیفے پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ اتنا معیاری رسالہ اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

مرسلہ: محمد ارسلان، ککرالہ، بدایوں (یوپی)

● 'امنگ' اور 'ایوانِ اردو' دونوں کا ٹائٹل بہت دیدہ زیب اور دل پذیر ہے۔ جس کے لیے آپ قابل مبارکباد ہیں۔
محترمی ایک دور تھا کہ دہلی سے 'کھلونا' ہزاروں بچوں کو تفریح فراہم کرتا تھا۔ اس کے بعد یہ اعزاز 'امنگ' کو حاصل ہوا اور امنگ کے لیے یہ فخر کی بات ہوگی کہ امنگ پڑھنے والے بچے اب لکھنے والے بن گئے۔ اس کی مثال میں خود ہوں۔ ۲۰۱۶ء میں میں نے اردو میں پہلی Year Book لکھی۔ جو اپنے ملک میں شائع شاید اوّلین Year Book تھی۔ اس کے علاوہ تین مختلف Quiz Book بھی شائع ہو چکی ہیں اور Current Affairs میں ہی مسلسل کام کر رہا ہوں۔ رسالہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔

مرسلہ: اسمٰعیل وفا، پوارواڑی، مالیگاؤں

● اس بار یعنی اگست کا شمارہ دیکھا تو دل جھوم اُٹھا کیونکہ اس میں ڈاکٹر عزیز عرفان اور عطاء الرحمٰن کی شاعری پڑھنے کو ملی۔ ویسے تو اس کا آغاز بھی اچھا ہے۔ مطلب یہ کہ مجاہد آزادی کا مضمون جیسے کہ فضل الحق خیر آبادی، نواب سراج الدولہ، بیگم طیبہ قدوائی کا موبائل سے متعلق مضمون اب ہنسنے کی باری ہے وغیرہ بہت خوب ہیں۔ دعا یہ ہے کہ اس کی شان میں اور اضافہ ہو۔ آمین۔

ندیم احمد دیشمکھ، جلگاؤں، مہاراشٹر